آخری صفحہ

☆ قاضی تلمذ حسن بڑی تلخ اور تیز چائے پیتے تھے اور احباب کو بھی پلاتے تھے۔ جوش ملیح آبادی ملنے گئے تو انہیں بھی یہ چائے پینی پڑی، انہوں نے جھٹ یہ شعر موزوں کر دیا:

قاضی صاحب کی چائے پیتے ہیں   پھر بھی حیرت ہے لوگ جیتے ہیں

☆ مولانا حالیؔ نے اپنے ایک عزیز شاگرد محمد یحییٰ تنہا کی شادی میں شرکت کے موقع پر انہیں مبارک باد دیتے ہوئے کہا: ''یحییٰ صاحب! مبارک ہو کہ اب آپ ''تنہا'' سے ''تن ہا'' ہو گئے۔''

☆ جوش ملیح آبادی نے پنجابی زبان کے اکھڑ پن سے زچ ہو کر کنور مہندر سنگھ بیدی سے کہا: ''کنور صاحب! کیا آپ جانتے ہیں کہ دوزخ کی سرکاری زبان بھی آپ کی پنجابی ہی ہو گی۔''

کنور صاحب نے برجستہ جواب دیا: ''تو پھر جوش صاحب! آپ کو ضرور سیکھ لینی چاہیے۔''

☆ دلّی میں بعض رتھ کو مؤنث اور بعض مذکر بولتے ہیں، کسی نے مرزا غالب سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ''بھیا! جب رتھ میں عورتیں بیٹھی ہوں تو مؤنث کہو اور جب مرد بیٹھے ہوں تو مذکر سمجھو۔''

☆ ملتان کے ایک مشاعرے میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ شریک تھے۔ خیال امروہوی شاہ صاحب سے ملنے کے لیے آگے بڑھے اور ہاتھ ملاتے ہوئے کہا: ''خیالؔ امروہوی''

سید عطاء المحسن بخاری نے اپنا تعارف کراتے ہوئے برجستہ کہا: ''مجسم امرتسری''

☆ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۵۲ء میں دفتر احرار کراچی میں مقیم تھے۔ ان دنوں معروف مزاح نگار اور شاعر مجید لاہوری بھی کراچی میں تھے اور ہفت روزہ ''نمک دان'' نکالتے تھے۔ عبدالمجید سالک انہیں ملنے گئے تو مجید لاہوری نے بتایا کہ شاہ جی ان دنوں کراچی میں ہیں۔ دونوں نے شاہ جی سے ملاقات کا پروگرام بنایا اور اگلے روز نمازِ فجر کے بعد مجید اور سالک شاہ جی سے ملاقات کے لیے دفتر احرار پہنچے۔ شاہ جی تسبیح پر وظیفہ پڑھ رہے تھے۔ سالک نے دیکھتے ہی کہا:

''بر زبانِ تسبیح، در دلِ گاؤ خر''

''زبان پر تسبیح جاری ہے اور دل میں گائے گدھے کا خیال ہے''

شاہ جی نے تسبیح روک کر کہا: ''تم دونوں کا ہی تصور کر رہا تھا۔''